دستور العمل اور ضوابط

۱۔ ہر انگریزی مہینے کی ۹۔ ۱۶۔ ۲۳۔ ۳۰ تاریخ کو امرت سر سے شایع ہوگا۔

۲۔ جواب طلب امور کیلئے ۔/ کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا چاہیئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف +

۳۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر ڈاکخانہ کے قواعد کے موافق شیخ یعقوب علی ایڈیٹر و پروپرائیٹر الحکم امرت سر کے نام ہونی چاہیئے اور انکی ہی دستخطی رسید وغیرہ مصدقہ ہوگی۔

۴۔ اعلیٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا خلاف تہذیب اور بیہودہ اشتہار جنکی اشاعت الحکم کو تجربہ نہ ہوگا ہرگز نہیں چھاپے جائینگے مینیجر

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

شرح قیمت حسب ذیل ہے

	سالانہ	ششماہی
۵۔ گورنمنٹ اور والیان ریاست سے	عہ	۔۔۔ جہ
ہندوستان سے باہر	ے	۔۔۔ للہ
خاص اور مخاونین سے امید معاونت	۔۔	۔۔
عام خریداران سے	سے	۔۔۔ عا

۶۔ مابعد کی کوئی شرط نہیں ورنہ شرح مابعد کسی کے نام اخبار جاری ہوگا پانچواں نمبر بغیر وصول قیمت روانہ نہ ہوگا۔

۷۔ ایک ماہ کے اندر جن حضرات سے قیمت وصول نہ ہوگی انکے نام اخبار بند کرکے چھہ ماہ کی قیمت کا مطالبہ ہوگا کیونکہ چھہ ماہ سے کم کیلئے کسی کے نام اخبار جاری نہ ہوگا

نمبر ۶

امرت سر ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۹۷ع

جلد ۱

ایک بار پھر ناظرین سے چند باتیں

قاعدہ کی بات ہے کہ ہر ایک کام کی ابتدائی حالتیں بہت سی مشکلات اور دقتیں حایل ہوا کرتی ہیں اور ان دقتوں کا الحکم کے راستہ میں پیش آنا بھی کچھہ بعید از قیاس نہیں کچھہ مایوسی اور کچھہ امید اجرائے اخبار کے وقت ہمارے دل میں تھی امید تو اس لئے کہ یہہ کام نیک نیتی سے شروع ہوتا ہے اسلئے کامیابی ہوگی۔ مایوسی اسلئے کہ اگر خدانخواستہ ذرا بھی ناکامی ہوئی تو مخالف ہنسیں گے۔ انہی باتوں اور بعض مالی مشکلات کی وجہ سے اور الحکم کے متعلق فیصلہ طلب باتوں کے غیر فیصل رہنے کے باعث اب تک اخبار پر پوری توجہ نہ ہوئی مگر اب الحمد للہ ہر طرح سے اطمینان ہوگیا یعنی الحکم کے اجرا کو ہماری جماعت نے خصوصاً بڑی آرزو اور مسرت سے دیکھا ہے اور ہر طرح سے امداد پر انہوں نے کمر باندھ لی ہے اور اس کے چلانے میں دامے درمے ایڈیٹر کا ہاتھ بٹانا چاہا ہے جس سے امید کامل ہوگئی ہے کہ اللہ تعالیٰ الحکم کو ملک میں مقبول اور حکمران کریگا۔ اسلئے اب شروع دسمبر سے ناظرین کو اسکی ناہموار اشاعت یا عدم توجگی طبع کا شکوہ بھی نہ رہیگا گو اول اول میں یہہ امور قابل چشم پوشی ہیں کیونکہ ابھی انکی ہاتھوں میں جنم لینے والا الحکم بچہ ہی ہے مگر نہیں اب

چونکہ اطمینان ہوگیا ہے لہذا الحکم ہر طرح سے اپنے ناظرین کی پسندیدگی کا موجب اور ان کا رفیق ثابت ہوگا الحکم کی ترقی اور استحکام کے متعلق ہمارے بہی خواہوں کے مشورے عجیب ہیں منشی نبی بخش صاحب کی تجویز بہت کم عمل کی امید ہے۔ اس لئے ہم اس سے بہتر اور آسان تجویز پیش کرتے ہیں اور وہ یہہ ہے کہ سو نام اپنی جماعت کے معززین اور سر برآوردہ لوگوں کے چن لئے جائیں انمیں سے ہر واحد اپنے ذمے یہہ کام لیلے کہ وہ دس خریدار خواہ وہ اپنی جماعت کے ہوں یا غیر از جماعت پیدا کرکے قیمت بھجوادے۔ ہمارے خیال میں یہہ کام چنداں مشکل نہ ہوگا اور جو صاحب زیادہ بارسوخ ہوں وہ جس قدر زیادہ خریدار دیں انکی توجّہ اور نوازش ہے اس طور پر تھوڑے عرصے کے اندر ایسی اشاعت اخبار کی ہوسکتی ہے جو اپنے اخراجات نہایت سہولیت سے برداشت کرسکیگی ہمارا منشا ہے کہ یہہ کام نہایت عجلت اور سرعت سے شروع ہونا چاہئے یہہ سو اشخاص اخبار کے مربی کہلائینگے باقی خریدار معاون ہر ہفتہ میں ایک کالم ان ناموں کی اشاعت کیلئے اخبار میں دیا جاویگا تاکہ اور احباب کو بھی ایک اچھے کام کی تحریک ہو۔ رہی فنڈ اور چندے کی تجویز جیسا ہم اوپر کہہ آئے ہیں بہت کم عمل درآمد ہونے کی امید ہے

اس میں شک نہیں کہ مکرم مخدوم منشی نبی بخش صاحب ایک بڑے حوصلہ کے آدمی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور دینی دنیوی برکتوں سے بہرہ مند کرے لیکن ہر ایک آدمی ایسا نہیں ہوسکتا اور ہمارے اپنے خیال میں اصول معاشرت کے لحاظ سے بھی تکلیف ما لا یطاق اپنے احباب کو دینی مناسب نہیں ہاں یہہ امر دیگر ہے کہ جو لوگ خوشی سے امدادی طور پر جو کچھہ دیں انکے نام سے شائع ہوتا رہے کیونکہ اچھے کاموں کیلئے قدم بڑھانے والے مستعدوں کو تحریک ہوتی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس کام کو جو اصحاب خود پسند کریں اپنے نام نامی سے اطلاع دیں تاکہ سو آدمیوں کی سرپرستی میں اخبار چلے اور انکے معزز اسماء گرامی سے ہمارے دوسرے بھائیوں کو بھی اطلاع ملے اور غیر قوموں کو بھی معلوم ہو کہ مجدد الوقت کی عام تعلیم میں کا ایک یہہ امر بھی قابل غور ہے کہ اپنی قوم کی خیر خواہی قدر کیونکر سکھائی ہے جنوبی ہند میں ایک انگریز نے سبزی بیچنے کی دوکان کھولی ہے باوجودیکہ وہ تمام سبزی فروشوں سے گراں دیتا ہے پھر بھی بڑے بڑے انگریز خود جا کر وہاں سے خرید کرتے ہیں قومی ترقی کا یہہ بھی ایک راز ہے اسی طرح پر اگر ہمارے احباب ہماری خیر و کی قدر کرینگے تو ہم سچ مچ ایک قوم بن سکتے ہیں۔ اگلے ہفتہ سے ہم اس سلسلہ کو شروع کردینگے

انشاء اللہ +

جمیونی کیڈٹ

الحکم کے گذشتہ دو تین نمبر پر ایک نظر

پیارے بھائی۔ السلام علیکم۔ مجھ تا دم تحریر کچھ نہ کچھ بیماری کی شکائت ہی ساتھ ہی تعلیمی شغل سے جس قدر میں عدیم الفرصت ہوں آپ پر روشن ہی بس انہیں وجوہ سے میں الحکم پر پوری توجہ نہ دے سکا۔ آج جمعہ کا دن ہی بعد از نماز جمعہ ڈاکخانہ نے الحکم کے چند پرچے دیئے جن میں سے ایک میرے نام تھا۔ میں نے اُسے اوّل سے آخر تک پڑھا مختلف عنوانوں سے مختلف خیالات دل میں گذرے اور مجھے بھی بہتر معلوم ہوا کہ ان کو قلم و کاغذ کے حوالہ کر کے آپ کی پاس بغرض اندراج بھیجدوں +

شیخ محمد حسین بٹالہ والے اس معاملہ کو آپنے اخبار میں چھیڑا ہی میں مشورتاً عرض **اور انکے متعلق پیش گوئی** کرتا ہوں کہ بیچارے شیخ کو آپ ماتمی حالت پر چھوڑ دیں یہہ شخص خود بخود امنیہ اُٹھا کا توبہ اور رجوع کا منہہ دیکھیگا۔ کیونکہ الہام آلہی نے یونہی فیصلہ کیا ہی۔ باقی رہا شیخصاحب کی شوخیاں یہہ بہت ضروری ہے مولوی صاحب کی شان میں جو الہام ۱۸۹۲ء میں بمقام لاہور حضرت اقدس حجۃ اللہ المسیح الموعود مہدی مسعود کو ہوا تھا وہ یہہ ہے اِنّی مُهِینٌ مَن اَرَادَ اِهَانَتَکَ یعنی جو تیری (حضرت مرزا صاحب کی) اہانت کا ارادہ کریگا میں اسکی اہانت کرونگا۔ خدا کے الفاظ صاف اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ شیخ مذکور ہماری تذلیل اور اہانت کے سامان بہم پہنچا رہے جو آخر کار اُسی کی ذلت و توہین کا باعث ہو جایا کریں تو ایسی صورت میں ہم کیوں ناراض ہوں بلکہ ہمیں تو بموجب الہام مذکور اُنکی ہر ایک ایسی چال پر اُنکی ذلت و اہانت کا منتظر رہنا چاہیئے جو یہہ ہماری ذلت و توہین کیلیئے اختیار کریں آپ اور آپ کے ساتھ ہندوستان کی اسلامی۔ ہندو اور عیسائی دُنیا نے شیخصاحب کی حالت کیا جلسہ مذاہب منعقدہ لاہور میں یا بمقام بٹالہ مقدمہ مارٹن کلارک بنام حضرت اقدس نہیں دیکھی ہمیں حضرت اقدس نے بار بار یہی حکم کیا ہی کہ ہم شیخصاحب کی باتیں دیکھ کر اکثر اعراض کریں ہاں یہہ تو ہیں حکیم اُمت کا کام ہی کہ جیسا مناسب موقعہ سمجھیں تو بطور شیخصاحب کو انکی شان کے شایاں الفاظ میں یاد کرے۔

باقی رہا شیخصاحب کی تحریروں کا پبلک پر اثر۔ اگر پبلک سے مراد کوئی بازاری لچر لنگاڑ ہی۔ بازاری عورتوں کی کمائی پر گذارہ کرنے والے لوگ مراد ہیں تو یہہ امر دوسرا ہے۔ لاہور۔ امرتسر۔ بٹالہ اور ایسا ہی اور پنجاب کے نواح میں کون ہیں جو شیخصاحب کی گذشتہ پندرہ سولہ سال کی زندگی سے واقف نہیں۔ آپکے خیالات۔ جذبات معاملات۔ معاشرت۔ تمدن۔ خانگی اور ذاتی وجاہت۔ حسبی اور نسبی شرافت سی زمانہ واقف ہی پھر آپکی تحریریں کوئی زیادہ روشنی نہیں ڈال سکتیں۔ یہہ جو کچھ لکھیو ان کو لکھنے دیں زمانہ کی رفتار بہت تیز ہی انکی تحریریں زمانہ کے گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتیں۔ ہاں یہہ جو میں نے شیخصاحب کے متعلق پیش گوئی کا ذکر عنوان میں کیا اسکی وجہ یہہ ہے کہ کونسی بات حضرت حجۃ اللہ امام آخر الزمان نے شیخصاحب کے متعلق پیشگوئی کے رنگ میں کی اور پوری نہیں ہوئی جس پیشگوئی میعادی ایکسال پر آپنے گذشتہ نمبر میں بحث چھیڑی تھی اُسکی متعلق جب شیخصاحب نے آنیوالے عذاب کی کیفیت پوچھی تو حضرت اقدس کی طرف سے جو اشتہار بعنوان گنگا لشن محمد حسین۔ محمد حسین گنگا لشن یکم مئی ۱۸۹۷ء شائع ہوا تو اس میں حضرت اقدس شیخصاحب کی استفسار پر یوں رقمطراز ہیں۔

> ای شیخصاحب یہہ سزا اور عذاب جو قسم کے بعد ایک برس تک آپ پر وارد ہوگا۔ اس میں معجزانہ شرط ہم نے رکھہ دی ہے کہ وہ ایسا عذاب ہو کہ آپ نے اپنی پہلی زندگی میں مزہ نہ چکھا ہو۔ خواہ زمین سے ہو خواہ آسمان سے خواہ آپ کی مالی حالت پر وارد ہو اور خواہ عزت پر اور خواہ جان پر اور خواہ اس عرصہ میں ہمارے لیئے خدا تعالیٰ کیطرف سے کوئی اور **عظیم الشان اور فوق العادہ نشان ظاہر ہو جاوے** جس سے ہزارہا لوگ آپ پر لعنت بھیجیں اور آپ کے منہہ پر تھوکیں کہ اس نے **شرارت اور خیانت سے صادق کا مقابلہ کیا** +

نہ شیخ صاحب نے مباہلہ کی طرف توجہ کی نہ لوگوں کو اس طرف خیال پیدا ہوا لیکن یکم مئی ۱۸۹۷ء کو یہہ الفاظ ہمارے زمانہ کے حکیم اللہ کے منہہ سے نکلے اور ابھی یکم مئی ۱۸۹۸ء میں چھہ ماہ باقی ہیں اب ناظرین خود سمجھہ لیں کہ ان چھہ مہینوں میں یہہ الفاظ پورے ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے حضرت اقدس کی تائید میں ذوالعجائب خدا نے کوئی **عظیم الشان نشان** ظاہر کیا یا نہیں کیا شیخصاحب کی عزت پر کوئی عذاب اس قسم کا بٹالہ کے مقام میں ۱۵ اگست دوران مقدمہ میں وارد ہوا یا نہیں ہوا جس کا **مزہ ساری عمر میں شیخصاحب نے نہ چکھا ہوگا**۔ کیا اسی عرصہ میں شیخصاحب کو ہزارہا **لوگوں** نے شیخصاحب کے اپنے ہی جنم بھوم میں **لعنتیں** بھیجیں یا نہیں بھیجیں کیا ان لوگوں نے یہہ کہکر آپ کے منہہ پر تھوکا یا نہیں تھوکا کہ اس نے **شرارت اور خیانت سے صادق کا مقابلہ کیا**۔

کیونکہ عدالت نے ایک کو صادق اور دوسرے کو معہ اسکے گواہوں کی کاذب ٹھہرایا۔ ملہم من اللہ کی قلم سے الفاظ یکم مئی کو نکلے اور آسمانوں پر لکھے گئے اور جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا ان الفاظ نے بزرگ کی معافی نامہ۔ اور مارٹن کلارک والے مقدمہ کی صورت اختیار کی اور شیخصاحب کیلیئے آسمانی اور زمینی عذاب کا موجب ہو گئے شیخصاحب خود غور فرماویں کہ ہم نے ان الفاظ میں کونسی تاویل کی ہی الفاظ اس اشتہار کے ہیں جو لفظاً لفظاً پورے ہوئے بزرگ کے معافی نامہ سے جو رنج و غم شیخصاحب کو نصیب ہوا وہ کچھ عذاب سے کم نہ ہوگا +

شیخصاحب مذکور اور شیخصاحب نے جو خط چودہویں صدی اخبار کے ایڈیٹر کو لکھا **رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب** ایڈیٹر نے ناقابل اندراج سمجھا اس میں اس امر کی شکائت شیخصاحب نے کی ہی کہ انکی مضمون بوقت طبع رپورٹ جلسہ مذاہب میں تصرف کیا گیا۔ شیخصاحب نے ☆ چودہویں صدی اخبار والے بزرگ کا معافی نامہ جو اپنی اصل الفاظ حضرت مرزا صاحب کی طرف سے شائع ہوا ایک طالب حق کے لیئے عظیم الشان نشان ہی وہ بزرگ ان آثاروں کا معترف ہی جو عذاب کا پیش خیمہ ہی سراج الاخبار کے نامہ نگار بد اندیش نے کاش اپنا نام ظاہر کیا ہوتا تو معلوم ہو جاتا کہ آپ کس دل و جگر اور حوصلہ کے انسان ہیں وہ ہمارے "بزرگ" کو ایک بزدل قرار دیتا ہی کاش اس بد اندیش کو ہمارے بزرگ کے حالات سے علم ہوتا تو پھر اسکو معلوم ہوتا کہ جو تقوٰی۔ بزرگی۔ علم و فضل۔ دنیوی ثروت و وجاہت گورنمنٹ میں عزت۔ اور جدی ریاست اور پھر علوم دینیہ سے واقفیت اور ان سب پر حوصلہ و جرأت اس بزرگ کو خدا نے دی ہی وہ اس نامہ نگار کے باپ دادا پردادا اور کئی پشت تک کسی کو بھی نصیب نہ ہوئے وہ دن اب عنقریب ہی جو اس معاملہ پر روشنی پڑیگی +

اس سے پہلے بھی جلسہ مذاہب کے متعلق کچھ ارقام فرماتے ہوئے
اپنے رسالہ میں راقم الحروف کو ایسے الفاظ میں یاد کیا ہے جو
ازالہ حیثیت عرفی کی حد تک پہنچتے ہیں اور وقت پر شیخصاحب
کو قانونی شکنجہ کی عقوبت سے نہ بچنے دینگے۔ لیکن میں نے آج
تک اعراض ہی کیا۔ اب الحکم کا گذشتہ کوئی نمبر میری
طرف اشارہ کر کے اس امر پر روشنی ڈالنا چاہتا ہے۔ رپورٹ
کے چھپنے کا مجھ کو کل علم ہے اور ایسا ہی میں جلسہ اعظم
مذاہب کے ہر ایک امر سے بخوبی واقف ہوں جو کچھ
رپورٹ میں شائع ہوا وہ سب کچھ سکرٹری جلسہ کی طرف سے
جو ایک معزز ہندو وکیل ہے مسودوں کی صورت میں مہتمم رپورٹ
کو ملا۔ اور ہر ایک مسودہ پر وکیل مذکور کے دستخط ہیں۔
مولوی صاحب کے الزامات کے جوابدہ سکرٹری صاحب
ہیں۔ ہاں میں بطور ایک شاہد عادل کے یہہ کہنے سے نہیں
رُک سکتا کہ مولوی صاحب کا اس امر میں تحکم ہے مولوی
صاحب کی طرف سے جو مضمون شائع ہوا وہ ہرگز ہرگز جلسہ
میں نہیں پڑھا گیا مولوی صاحب اپنے رسالہ میں حلفیہ
لکھ دیں کہ جس صورت میں انہوں نے مضمون شائع
کیا اسی صورت میں اُنہوں نے جلسہ مذاہب میں پڑھا
تو ہمیں مولوی صاحب کا عذر قبول کرنے میں کچھ
کلام نہ ہوگا میں اپنی عینی شہادت سے یہہ کہتا ہوں کہ جس
صورت میں شیخصاحب کا مضمون رپورٹ میں شائع ہوا
یہہ بالفاظ وہ مضمون عین موقعہ پر رپورٹر جلسہ نے درج لٹیم
لکھا اور مہتمم انطباع رپورٹ کے پاس عین وہی کاغذات
ہیں۔ ہاں جیسے کہ رپورٹ کے دیباچہ سے ظاہر ہوتا ہے شیخصاحب
کا فرض تھا کہ وہ سکرٹری کی تحریر پر اور رجسٹری خطوط کے
ملنے پر اپنا مسودہ طلب کر کے نظر ثانی کر دیتے یا چھپنے کے
لئے کوئی ترمیم کردہ مضمون بھیجدیتے لیکن کیا شیخصاحب نے
ایسا کیا۔ ان کا ضمیر اُن کو خود ملامت کرتا ہوگا کہ انہوں نے
ایسا نہیں کیا جب رپورٹ کی اشاعت کے دن قریب آگئے تو
آپ نے شور مچایا +

لیکن اگر غور کی نگاہ سے شیخصاحب کے اپنے شائع
کردہ مضمون کو دیکھا جاوے تو شیخصاحب کا سب شور
مچانا۔ ایک حرکت عبث معلوم ہوتی ہے اس مضمون کی آخری
پچاس ساٹھ صفحے تو بالکل ایسے امور پر بحث کرتے ہیں جنکا
اشارہ تک بھی شیخصاحب نے جلسہ میں نہیں کیا۔ باقی رہا

پہلے صفحے سو ان میں ایک بھی ایسی بات نہیں جو
رپورٹ کی جلسہ شائع کردہ مضمون میں نہ ہو۔ ہاں ترتیب
الگ ہے جو شخص شیخصاحب کی طبیعت سے واقف ہوگا وہ
اگر اس جلسہ کی شان و شوکت اس کا وہ رعب جو مولوی
صاحب پر تھا۔ لوگوں کی عدم توجہ جو مضمون کے وقت
تھی وہ بار بار کا تقاضا جو سب کمیٹی کی طرف سے[1] شیخصاحب
کو بٹھانے کیلئے ہو رہا تھا وہ خبط و غضب اور گھبراہٹ[2]
جو شیخصاحب کو طبعاً اس سلوک سے پیدا ہوئی ہوگی اور
پھر قلت وقت کے باعث بہت سی باتوں پر بیان کرنے
کی حرص۔ ان تمام امور کو جو شخص اپنے دل میں رکھ کر
اگر انہیں مضامین پر غور کرے جو شیخصاحب نے گھر میں
بیٹھ کر لکھیں تو وہ ضرور یہہ تسلیم کریگا کہ ان مضامین
نے جلسہ کے موقعہ پر وہی صورت اختیار کر لی تھی۔
جسمیں رپورٹر نے شیخصاحب کے منہ بولے الفاظ سنکر
درج کیے۔ رپورٹ لی اور سکرٹری کے حوالہ کی جس نے اُن پر
دستخط کر کے مہتمم انطباع رپورٹ کو رپورٹ میں شائع
کرنے کی اجازت دی۔ اگر شیخصاحب چاہیں تو میں کسی
آئندہ نمبر الحکم میں آپ کے شائع کردہ مضمون کی
انالائز تفصیل کر کے دکھا سکتا ہوں کہ اس میں نصف
سے زیادہ مضمون وہی ہے جو رپورٹ میں موجود ہے +

مجھے سمجھ نہیں آتا کہ ان مضطربانہ حرکات سے شیخصاحب کو
فائدہ کیا ہوگا کیا وہ لوگ لاہور کے مر گئے ہیں جنہوں
نے اپنے کانوں سے جلسہ میں مولوی صاحب کی
درفشانی کو دیکھا جہاں مولوی صاحب نے برابر پہلے نصف
گھنٹہ مختلف قرآنی آیات پڑھ کر اپنے لحن سے ایک
خاص قسم کا اثر جو محتاج بیان نہیں غیر مذاہب معین پر
ڈالا۔ علاوہ ازیں اگر علی وجہ التنزل تسلیم ہی کر لیا
جاوے کہ شیخصاحب کا شائع کردہ مضمون ہی اصل
تھا تو بھی شیخصاحب نے کیا بنا لیا۔ اپنے اندر کونسی خوبی
دکھتا ہے یہہ تو ضرور ہے کہ اس میں چند قرآنی آیات کو منبر دیکر

[1] خانبہادر شیخ خدا بخش صاحب جج خفیفہ و ڈسٹرکٹ سب کمیٹی نے
تقاضا کیا کہ شیخصاحب کو بٹھایا جاوے جب شیخصاحب نے خانبہادر
سے ضد کی تو کہنا پڑا کہ مولوی صاحب آپکا ٹھیکہ نہیں لیا ہوا۔

[2] شیخصاحب پر اس قدر گھبراہٹ طاری تھی کہ اپنی گھڑی اور پیک دان
میز پر چھوڑ گئے۔ ایڈیٹر

ان کا ترجمہ اور ٹوٹی پھوٹی تفسیر ہے لیکن وہ بیان جلسہ کی
اغراض کو جہاں تک پورا کر سکتا ہے اسکا علم شیخصاحب ہی
کو ہوگا۔ کیا ان میں ہمارے سوالات کا جواب ایک منتظم اور
مرتب حالت میں ہے ہم نے یہہ سوال کیا کہ انسان کی جسمانی
اخلاقی اور روحانی حالت بیان کرو آپ نے جھٹ قرآن کھولا
اور وہ آیات جن میں جہاں جسم کا یا روح کا ذکر ہے لیکن ان
آیات کو مسلسل بیان کرنا جو قابلیت چاہتا تھا وہ شیخصاحب
نے اس مضمون کے لکھتے دفعہ شاید استعمال کرنی چاہی
وہاں سوال تھا کہ انسان کی آیندہ حالت کیا ہوگی آپ نے
جھٹ معاد کے متعلق چند آئتیں لیں اور الگ الگ ان کا
ترجمہ کیا اور ساتھ کچھ کچھ تشریح بھی کر دی کیا جواب مضمون
لکھنے کا یہہ انداز ہے اشاعت السنہ میں رفع یدین اور
آمین بالجہر پر بحث کر لینی یا گالیاں دے دینی اور بات ہے اور
فلسفی رنگ کے سوالات کا جواب دینا کچھ اور بات ہے
آپ اگر سورہ بقر یا آل عمران کو جلسہ میں کھڑے ہو کر سنا
دیتے اور ترجمہ کر دیتے تو شاید جلسہ کے مجوزہ سوالات میں سے
کوئی سوال نہ رہتا کہ جس کا جواب اس کے اندر نہ آجاتا
لیکن کیا اس طرح آپ کا کرنا کوئی جواب مضمون ہو سکتا ہے بس
دوسرے الفاظ میں آپ کا شائع کردہ مضمون اس حقیقت
سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا شیخصاحب کے کسی زمانہ کے شاگرد
مکرمی محمد الدین صاحب انسپکٹر مدارس بہاولپور نے کیسا
عمدہ فقرہ شیخصاحب کے ایک ریاستی محسن سے کہا جبکہ
وہ محسن آپ کے شائع کردہ مضامین سے بیزار ہو چکا تھا کہ میں
اگر ان سوالات پر لکھتا تو بہتر لکھتا ملک صاحب کا یہہ فرمانا
بالکل بجا ہے اور واقعی وہ اسی قابل ہیں۔ ہاں ان باتوں سے
اگر شیخصاحب کو حجۃ الاسلام حضرت مرزا صاحب کے مضمون
کے مقابلہ کرنے کا وہم ہو تو ہمیں تو انکی ازالہ کی بھی ضرورت
نہیں کیا جلسہ مذاہب کے بعد کل ملک کے اخبارات نے
یک زبان ہو کر ہمارے سلطان القلم کی تعریف میں خامہ فرسائی
کی کسی نے بھی شیخصاحب کو یاد کیا۔ ہاں ان بدبخت نا شکر گذار
بہت سے اخبارات نے ظاہر کی جیسے صادق الاخبار بہاولپور۔
مہر نیمروز بجنور۔ یہہ اگر فرض بھی کیا جاوے کہ مخبر دکن مدارس
کسی مرزائی کی تحریریں بقول شیخصاحب درج کرتا ہے تو کیا
سول ملٹری گزٹ۔ پنجاب ابزرور۔ مشیر ہند لاہور۔ چودھویں صدی
ہند لاہور۔ مہر نیمروز۔ صادق الاخبار۔ کاشف الاخبار بمبئی وغیرہ وغیرہ

سب مرزائی تھے اور تو خیر چودہویں صدی اخبار نے باوجود اپنے ہرزہ درائی کے پھر مرزا صاحب کے مضمون کو ہی کل جلسہ کا روح رواں قرار دیا +

پادری عماد الدین کی ترجمہ قرآن پر ریویو

کم از کم ایک صفحہ اس غرض کے لئے آپ نے الحکم میں الگ کر رکھا ہے نہ معلوم آپکی اور ریویو نگار کی اس سے کیا غرض ہے۔ کیا آپ یہہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اس پادری کا ترجمہ غلط ہے یا وہ عربی سے ناواقف ہے میں بخوبی سمجھتا ہوں یہہ دونوں باتیں محتاج ثبوت نہیں۔ یہہ بدزبان پادری اپنی گندہ تحریروں کے باعث اپنی سوسائٹی میں نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاچکا ہے۔ یہہ بالکل عربی زبان سے نابلد ہے۔ اسکے ترجمہ کی غرض محض دوسرے پادریوں میں اپنی طرح شرارت کی روح پیدا کرنی ہے علاوہ ازیں اس قسم کی نکتہ چینی محض بے سود ہے ایک طرف تو ناظرین اخبار کو پورا حظ نہیں حاصل ہو سکتا۔ کیونکہ وہ ترجمہ سے ناواقف ہیں دوسرا نقصان یہہ ہے کہ بہت موقعوں پر پادری مذکور کے گندے خیالات کی اشاعت ہے جب مترجم نے بُرے ارادہ سے کل کام کیا ہے تو نکتہ چینی سے فائدہ کیا ہوگا +

عالم مولوی

دن بدن خدا تعالیٰ اُنکے اعمال کے مطابق ان کو جزا دے رہا ہے۔ آپ ان کا پیچھا چھوڑ دیں۔ آپ کے قیمتی کالم ان لوگوں کے حالات سے خالی ہونے چاہئیں۔ اگر امرتسر کے مولوی احمد اللہ صاحب نے ایک مسلمان کو چانٹا مارا تو یہہ کوئی عجب بات ہے جب انسان حقانی نور سے انکار کرتا ہے تو اسکے حیوانی جذبات اس سے حیوانی افعال کرا دیتے ہیں مولوی احمد اللہ صاحب پر کیا منحصر ہے انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسوں کی رپورٹیں آپ نکال کر دیکھ لیں آج سے دو سال پہلے بار بار کئی سالوں تک متواتر انہیں کا رونا قوم کو رونا تھا +

الحکم حضرت اقدس مرزا صاحب نے بھی پسند کیا ہے کہ الحکم کی قیمت ۳ ؏ روپیہ ہو اور حجم آٹھ صفحے۔ کاغذ تو آپ نے بُرا نہیں لگایا۔ لیکن چھاپا ایسا خراب ہے کہ کئی سطور ان پڑھی ہوئی ہیں آپ آئندہ اس امر کی ذرا احتیاط کریں۔

آپ کا خادم۔ کمال الدین از دارالامان قادیان۔ ۲۷ نومبر ۱۸۹۷ء

ناظم الہند لائبل کیس

ناظم الہند لائبل کیس جس میں امام الوقت بھی بطور گواہ پیش ہوئے تھے ۲۹ نومبر ۱۸۹۷ء کو فیصل ہو گیا۔ عدالت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان سے ایڈیٹر اخبار مذکور کو چھ ماہ قید محض اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی اور عدم ادائے جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید اور پرنٹر کو صرف پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی جس کی عدم ادائے کی صورت میں وہ دو ماہ قید محض رہے گا۔ بلحاظ انسانی ہمدردی کے ہم کو سخت افسوس ہے کہ کاش یہہ معاملہ صلح صفائی پر طے ہو جاتا۔ اسی **ناظم الہند** نے ایک **برگزیدہ مامور من اللہ** کی شان میں **گستاخیاں** اور **شوخیاں** کرکے خدا کے ساتھ جنگ شروع کی اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بھڑکایا اور اس نے نہ چاہا کہ **معافی۔ رجوع۔ تذلل** اور **انکسار** کے پانی سے اُسے بجھا دے آخر خدا نے ناظم الہند کی گستاخیوں کی سزا کے لئے اس کیس کے اسباب پیدا کر دیئے اور وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچا۔ ہم اگلے ہفتہ اس مقدمہ کے متعلق ایک تفصیلی ریمارک لکھنے والے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ یہہ مقدمہ بھی درحقیقت ایک **الٰہی نشان** ہے حق کے پیاسوں اور سعید روحوں کیلئے رہبری کا کام دیگا +

ترجمہ اخبارات عربی

کو لونیل پالیٹک لکھتا ہے کہ سلطان المعظم نے حبشی کلیسیا کو اس شرط سے بیت المقدس میں استقلال عطا فرمایا کہ نجاشی بھی اپنے ملک میں مسلمان رعایا کی حمایت اور ان سے نیک سلوک کرے یہی اخبار لکھتا ہے کہ بابعالی نے سفیر حبش سے ایک پوشیدہ عہد نامہ کیا ہے +

بیان کیا جاتا ہے کہ شہنشاہ جرمن آئندہ اواخر اپریل میں بیت المقدس کی زیارت کو آئیں گے مگر اس سے پہلے قسطنطنیہ جائینگے یہہ سفر جنگی جہاز پر ہوگا جس کے ساتھ تین کشتیاں ہونگی +

آستانہ عالی کی خبروں سے معلوم ہوا کہ بوجہ امراض کی ترقی کے جنرل ادہم پاشا نے زاید ڈاکٹروں کی درخواست کی تھی وزارت حربیہ سے اب تک [illegible] ڈاکٹر بھیجے گئے ہیں +

باغیان یونان نے پھر بدمعاشی شروع کر دی ہے گذشتہ ہفتہ میں جبکہ محمد علی پاشا عثمانی کشتی میں سوار بیڑہ کو جارہے تھے یونانیوں نے ارادہ کیا کہ انکی حرم محترم کی نسبت گستاخی کریں مگر کشتی کے کپتان نے بڑی دانائی سے ان کو ان کی آنکھ سے پوشیدہ کر دیا اس پر یونانی بدمعاش جو بندرگاہ پر تھے خوش ہو کر تالیاں بجانے لگے +

ارمنیوں کی شورش بظاہر اب بالکل فرو ہے +

امیر عجم نے نمائشگاہ قسطنطنیہ میں چار لاکھ لیرہ عطا فرمائے ہیں یہہ نمائشگاہ اپنے قدیمی اہتمام و شان کے ساتھ جاری ہے اور اعلیٰ حضرت اسکی سرپرستی فرما رہے ہیں +

مکتب العشائر

سلطان المعظم نے قسطنطنیہ میں مکتب العشائر کے نام سے ایک کالج قائم کیا ہے اس کالج میں صرف معزز و مشہور عربوں کے لڑکے داخل ہو سکیں گے چنانچہ اب تک بہت ہی جماعت طلبا کی اس میں داخل ہو چکی ہے ان طلباء کا بہت کچھ اکرام کیا گیا ہے اور انکے لئے بہت سی رعائتیں رکھی گئی ہیں انکی تمام خوراک و پوشاک وغیرہ کا خرچ جیب خاص سے دیا جائیگا لیکن ہم کو یہہ افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ یہہ نوجوان عرب جب رستہ میں کسی نوجوان عورت کو چلتے دیکھتے ہیں تو اُسکے پیچھے ہو جاتے ہیں +

ستیارتھ پرکاش کے مترجمین کا شکریہ اور ایک ضروری درخواست

اس ہفتہ کے اخبار دھرم پرچارک جالندھر کے ساتھ ایک اشتہار اس مضمون کا دیا گیا تھا۔ کہ ماسٹر آتما رام اوپدیشک آریہ پرتی ندہبی سبھا و بھگت رملداس صاحب سنسکرت ٹیچر دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور ستیارتھ پرکاش کا اردو ترجمہ لکھ رہے ہیں۔ اور لالہ منشی رام صاحب رائے ٹھاکر دت صاحب وغیرہ اس ترجمہ کی پڑتال کرینگے +

اس اشتہار کو دیکھ کر جس قدر خوشی ہم کو ہوئی ہے اس کا اندازہ ہم کسی طرح نہیں کر سکتے کیونکہ جتنے مذاہب ہندو مسلمان و عیسائی آجکل ہندوستان میں پھیل رہے ہیں ان سب میں ہندو مذہب کے سوا اور سب مذاہب کی متبرک اور آسمانی کتابوں کے ترجمے اردو زبان میں چھپ چکے ہیں جو ایک طالب حق کیلئے سچا مذہب دریافت کرنے کے واسطے ایک اعلیٰ ذریعہ ہے مگر آجتک ہندو مذہب کی متبرک کتابیں اردو زبان میں جو ہندوستان کی ہنتظل لنگویج ہوگئی ہے ترجمہ نہیں ہوئیں اس میں نہایت خوشی تو اس وقت ہوتی کہ جس طرح مسلمانوں اور عیسائیوں کے آسمانی صحیفوں قرآن کریم۔ ہولی بائبل کے اردو ترجمہ تیار ہو گئے ہیں اسی طرح مترجم صاحبان وید مقدس کا بھی اردو میں ترجمہ کرتے مگر یہ تو ابھی صدیوں تک ناممکن ہے کیونکہ ابھی تک تو وید مقدس اپنی خاص زبان سنسکرت میں ہی شاید اتنے ہوں کہ ان کو انگلیوں پہ باآسانی گن سکیں۔ ترجمہ کی تو جب ہی نوبت آوے کہ زبان سنسکرت میں ہی کم از کم ہزار ہزار کاپی وید مقدس کی بڑے شہروں میں موجود ہوں خیر اس وقت ہم اس امر پر کچھ بحث کرنا نہیں چاہتے ہم ستیارتھ پرکاش کے ترجمہ پر ہی مترجم صاحبان کا بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ یہ کتاب بھی جس میں سنسکرت کی فلاسفی کوٹ کوٹ کر بھری ہے بحوالہ وید مقدس ہندوستان کے ایک نامی پنڈت دیانند صاحب نے جن کو آریہ مت کا ایک بڑا ریفارمر بلکہ اگر نظر تحقیق سے دیکھا جائے تو بانی بھی کہہ سکتے ہیں۔ تالیف کی ہے۔ ضروری درخواست جو ہم مترجم صاحبان کی خدمت میں کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ مترجم صاحبان ترجمہ کرتے ہوئے دیانتداری اور نیک نیتی کو اچھی طرح کام فرماویں اور ہر ایک مسئلہ کا مشرح اور سلیس اردو میں ترجمہ کریں تاکہ وہ شخص بھی جو سنسکرت سے بالکل ناآشنا ہو اس مطالب کو پہنچ جائے۔ اور ہر ایک پرانے مسئلہ کا گو وہ فی زمانہ مناسب ہی خیال کیا جاوی۔ اسی طرح جس کتاب میں لکھا ہے صاف دیانت داری سے ترجمہ کریں مثلاً مسئلہ نیوگ جسکی نسبت جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی بحوالہ ستیارتھ پرکاش اپنی کتاب آریہ دھرم میں اسی طرح پر لکھتے ہیں۔ ”اگر مرد اس مرد ی کے ناقابل ہو جس سے اولاد پیدا ہو سکے تو وہ اپنی بیوی کو اجازت دیوے تا کسی دوسرے سے اولاد حاصل کرے وغیرہ وغیرہ“۔ اس کتاب کے ساتھ جناب مرزا صاحب موصوف نے ایک اشتہار بھی دیا ہے کہ جو شخص یہ بات ثابت کردے کہ امور مذکورہ بالا ستیارتھ پرکاش میں درج نہیں ہیں تو ہم اس کو مبلغ ایک سو روپیہ انعام دینگے ہم دیکھتے ہیں کہ آریہ دھرم کو چھپے ہوئے دو سال سے کچھ زیادہ عرصہ ہوگیا ہے۔ مگر آج تک کسی آریہ صاحب نے مرزا صاحب کے دعویٰ کو نہیں جھٹلایا۔ بلکہ اب کی دفعہ تو برائے نام جواب لکھنے کی بھی جرات نہیں کی یہ سکوت صاف اس بات پر شہادت ہے کہ مسئلہ نیوگ ضرور اسی طرح جس طرح جناب مرزا صاحب لکھتے ہیں ستیارتھ پرکاش میں درج ہے +

اس ترجمہ کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ نہایت دیانتداری اور نیک نیتی سے کام لیا جاوے کبھی ایسا نہ ہو کہ ان مسئلوں کو اعتراضوں کے ڈر سے حذف کر دیا جاوے جیسا کہ اشتہار کے اس فقرہ سے ترشح ہوتا ہے۔ ترجمہ صرف وہ صاحب کر سکتے ہیں جو سوائے دیانند کے سانوں کو پورا پورا جاننے ہوں۔ اور نہیں تو ہزارہا قسم کے اعتراضات لوگ پیدا کرینگے“ غرضیکہ ہم مترجم صاحبان کی خدمت میں پھر بھی عرض کرتے ہیں کہ وہ کسی قسم کے اعتراضوں کی پرواہ نہ کریں۔ بلکہ نڈر ہو کر اپنے پاک اور متبرک اصولوں کا جن میں سنسکرت کی فلاسفی کوٹ کوٹ کر بھری ہے صاف صاف ترجمہ کریں تاکہ ناواقف آریہ بھی ان سے واقف ہو کر عملاً ان اصولوں سے فائدہ اٹھائیں اور دیگر مذاہب والے بھی جس پہلو سے وہ پسند کریں اس سے مستفیض ہو سکیں +

حج مکہ

سرکاری اعلان۔ گورنمنٹ آف انڈیا ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ایک اعلان شائع فرمایا ہے جسکی رو سے حجاج کو سوائے کراچی اور چاٹگام کے اور ہر ایک بندر سے جہاز جانے کی ممانعت ہے کسی شخص باشندہ بمبئی کو سوائے سندھ والوں کے اجازت نہ دیجائیگی کہ عارضی یا مستقل طور پر بغرض حج مکہ معظمہ ہندوستان کی کسی بندر سے جہاز پر سوار ہوں۔ قطعی ممانعت جسکا فروری گذشتہ میں اعلان کیا گیا تھا منسوخ ہوئی اور حج کی پابندی شرائط مقررہ بالا اجازت دیجاتی ہے لیکن اسکے ساتھ ہی گورنمنٹ کی رائے میں حج کو جانا ہرگز مناسب معلوم نہیں ہوتا اور عازمان حج کو آگاہ کرتی ہے کہ ملک حجاز میں ابھی تک بدامنی موجود ہے +

سرداران عرب اور سامان حرب

گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنے سٹاک میں سے ۳۰۰ مٹیفورڈ ٹی الفل اور چھ سو گولیاں لفٹننٹ کرنیل ڈبلیو چ پولیٹیکل ریذیڈنٹ ٹرکش عرب کیلئے منظور کی ہیں تاکہ وہ دوستانہ طور پر چند عرب سرداروں کو ہدیہ پیش کرے +

ایک پُر اسرار خط

کسی فوجی افسر کی ایک چٹھی ایک ولایت کے اخبار میں شائع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک خط پولیٹیکل افسروں کے ہاتھ لگا ہے جو غلام حیدر سپہ سالار افغانستان کی جانب سے کسی آفریدی ملک کے نام ہے اسمیں تحریر ہے کہ ”جو کچھ تم نے مانگا تھا بھیجتا ہوں“۔ کیا اس سے سلاح و سامان حرب مراد ہے جو سرحدی اقوام کے پاس ہتھیار ہے ؟

اقوام عالم کے معبود اور اُن کی پرستش

(نمبر ۵)

مجوسی آگ کے مذبح بنایا کرتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ اُسکے شعلے ابتدا میں آسمان سے روشن کئے گئے ہیں اور زمانہ بزمانہ پروہتوں کی جماعتیں اُسے روشن رکھتی چلی آئی ہیں ہر ایک چیز جو منہہ سے نکلتی تھی وہ ناپاک تصور کرتے تھے۔ اگر کوئی منہہ کی پھونک سے آگ روشن کرتا۔ تو اُسے سزائے موت دیجاتی تھی پارسیوں کے درمیان جو آگ کو ہمیشہ جلتا رکھتے ہیں پروہتوں کا جو گروہ ہے وہ منہہ کے نچلے حصے کو اس لئے بند رکھتا ہے کہ سانس اس مقدس عنصر کو ناپاک کرے +

پتھر کا تیل جو اب ہندوستان میں بچہ بچہ جانتا ہے شہر باکو سے جو فارس کے شمال کی طرف ہے بکثرت ملتا ہے۔ اگر اس تیل کو حرارت پہنچائی جائے تو اس سے ایک قسم کا گیس بنجاتا ہے یا یوں کہو کہ ہوا بنجاتی ہے جو جلتی ہے۔ باکو کے پاس بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں اس تیل کو حرارت زمین سے پہنچتی ہے اور اس سے گیس نکلتا ہے اگر اسے آگ کے پاس کیا جائے تو جلنے لگتا ہے اسلئے کہ پارسی جاتری مختلف ملکوں سے جاترا کے لئے وہاں جاتے ہیں +

ابتدا میں سورج اور آگ کی پرستش کرتے تھے اور یقین رکھتے تھے کہ یہی واقعی دیوتا ہیں مگر اب دانا آتش پرست جو ہیں وہ انہیں مظہر خدا خیال کرتے تھے +

زمانہ قدیم میں آگ کی پرستش مغربی یورپ میں بھی بہت ہوا کرتی تھی رومیوں کے درمیان کنواری عورتیں پروہت ہوا کرتی تھی اور آگ کو ہمیشہ جلتا رکھنے کا اہتمام ان کے ذمہ ہوا کرتا تھا۔ اگر آگ بجھ جاتی تو ان بیچاریوں کو سخت سزا دیجاتی۔ کیونکہ اُنکے درمیان یہہ خیال دائر و سائر تھا کہ اگر آگ بجھ جائے تو اس سے ریاست میں زوال آتا ہے اگر آگ بجھ جائے تو سورج کی کرنوں سے وہ اُسے بار دگر روشن کرتے +

گھٹنگ کے فرقوں میں ملٹین بڑا تہوار ہوا کرتا تھا آگ کو روشن کرتے۔ اور قرعہ اندازی سے ایک شخص کو منتخب کرتے جو آگ پر تین دفعہ کودتا۔ زمانہ متاخر تک اس تہوار کو مانا جاتا رہا ہے +

پانی

پارسیوں کی متبرک کتاب ژند اوستا میں آگ سے دوسرے درجہ پر پانی کی تعظیم کیجاتی ہے۔ دریا میں کوڑا کرکٹ پھینکنا انہیں بالکل منع تھا۔ نہ دریا میں ہاتھ دھونا وہ جائز سمجھتے تھے +

خاصکر وہ دریا جو زراعت کے حق میں بہت مفید ہیں کئی ملکوں میں معبود مانے گئے ہیں وید کے زمانے میں آریا لوگ ہندوستان کے اندرون میں آگے نہیں بڑھتے تھے۔ اور مانتے تھے کہ اندر دیوتا نے سات سات دریا آسمان سے نازل کئے ہیں یعنی دریائے سندھ پنجاب کے پانچ دریا اور دریائے سرسوتی۔ دریائے سندھ یعنی اٹک بڑا مشہور دریا تھا جسوقت یہہ دریا پہاڑ سے نیچے اترتا ہے تو اسکی آواز مثل گرج کے ہوتی ہے اور ایسے زبردست بادشاہ کی طرح معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنی فوج کے درمیان بڑی شان و شوکت سے چلتا ہے سرسوتی کو وہ دیوی مانتے تھے اور یقین رکھتے تھے کہ اس سے وہ اپنے مشرقی دشمنوں سے محفوظ ہیں ویدوں میں گنگا کا صرف دو دفعہ بیان ہے +

زمانہ متاخر میں جب آریا لوگوں کو دریائے گنگا کی نسبت زیادہ حال معلوم ہوا تو اُسے بڑا متبرک دریائے ماننے لگ گئے اور یہہ یقین ان کے دلوں میں پیدا ہوگیا کہ اس میں اشنان کرنے سے تمام گناہوں سے نجات ملنے کا یقین کیا گیا۔ جنوبی طرف کے برہمنوں نے اہل ہنود کے دلوں میں یہہ خیال راسخ کردیا ہے کہ گنگا کا جل بارہ بارہ سال میں ایک دفعہ کومبا کو نم آتا ہے جس کے سبب لاکھوں مرد عورتیں اشنان کرنے کے لئے اموجود ہوتی ہیں۔ ایک زمانے میں عورتیں اپنے بچوں کو گنگا کے پر پڑہاتی تھیں۔ یہہ عمل اس زمانے تک جاری رہا اور انگریزوں کو جزیرہ سگر میں اس کام کو روکنے کے لئے پہرہ متعین کرنا پڑا۔ اس جگہ یہہ دریائے سمندر میں جا گرتا ہے۔ زمانہ قدیم کے مصری لوگ بھی دریائے نیل کو مقدس مانتے تھے +

ناظرین ترسیل زر چندہ کی طرف توجہ فرماویں

یونانیوں اور رومیوں میں دستور تھا کہ جب وہ سمندر کے سفر میں جانے کو ہوتے تھے تو سمندر کے دیوتا کے آگے بیل کی قربانی کیا کرتے تھے۔ افریقہ کے بعض دیسی بادشاہ ابھی تک چاول۔ کپڑے شراب کی بوتلیں اور کبھی کبھی غلام سمندر میں ڈالتے ہیں اور اس سے اُنکی مراد یہہ ہوتی ہے کہ اس میں طوفان نہ آئے +

امریکہ کے باشندے جب اپنی کشتیوں کو کھیتے کھیتے دریا کے خطرناک حصے میں گذرتے ہیں تو اس میں تمباکو کا پتا ڈالتے ہیں اور دریا کے دیوتا سے دعا مانگتے ہیں کہ انہیں گذر جانے دے مختلف ملکوں میں بعض کنوئیں مقدس سمجھے جاتے ہیں۔ سکاٹلینڈ اور ایرلینڈ میں یہہ عام تھی لوگ ان کا پانی پیتے اور ان میں غسل کرتے تھے اور اپنے پیچھے یا تو کپڑا یا روپیہ پیسہ بطور کے چھوڑ جاتے تھے +

قدیم زمانے سے ماتا کو ویدوں میں ویاس [illegible] کے ساتھ میں شامل کیا گیا ہے ان کا یقین تھا کہ پرتھوی گاو ماتا ہے اور ہر ایک جسے ضرورت ہے دودھ دیتی ہے +

پارسیوں کے درمیان عجب طریقہ جاری ہے کہ وہ اپنے مردوں کو گاڑتے نہیں لیکن برجوں میں رکھ کر گدوں کو اُنہیں کھا جانے کے لئے آمادہ کرتے ہیں +

یہہ دستور اس خیال سے پیدا ہوا کہ مردوں کو دبانے سے زمین ناپاک ہوجاتی ہے اور آرس میں زمین اس بات کی شکایت کرتی ہے اور رومی بھی زمین کی بڑی پوجا کرتے تھے اور وہ کر اچھے فصلوں کیلئے دعائیں مانگتے تھے +

خانہ جنگی

نیا سلسلہ نمبر ۲

پچھلا نمبر میں ہم وہ ساری کیفیت اور روئداد چھاپ چکے ہیں جو جناب مولانا مولوی نورالدین صاحب کی تشریف آوری پر امرتسر کے مخالف الرائے ملّانوں کی کوشش کا نتیجہ تھی۔ انجمن فرقانیہ امرتسر نے رجو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود دام اللہ کاتہم کے متبعین کی جماعت ہے مناسب سمجھا کہ زبینی مباحثہ سے پھر ایک بار ان پر حجت پوری کرے چنانچہ اس نے مندرجہ ذیل چٹھی بذریعہ الحکم چھاپ کر مخالف الرائے مولویوں کے پاس بھیجدی ہے اور جواب کا انتظار کیا جاتا ہے۔ اب اس خط کے چھاپنے سے پہلے اس چٹھی کو چھاپتے ہیں جو خادم ثناء اللہ کفا اللہ" احمد اللہ عفی عنہ عاجز عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی رح کے نام سے حضرت مولانا کی خدمت میں بذریعہ میاں محمد دین صاحب پہنچی تھی اس چٹھی کے مضمون سے بھی پایا جاتا ہے کہ مولوی احمد اللہ صاحب اگر وہی مولوی ہیں جنہوں نے چانٹا مار کر اپنی بردباری کا ثبوت دیا تھا، اور میاں ثناء اللہ صاحب تصفیہ کرنا چاہتے ہیں اور مولوی عبدالجبار صاحب بھی پسند کرتے ہیں گو وہ خود اس مطلب کیلئے تیار نہیں اور نہ انکی کوئی غرض معلوم ہوتی ہے کیونکہ انکی طرف سے کاغذ مذکور پر جو جملہ یعنی "تصفیہ ہو جاوے تو بہتر ہے" لکھا ہے اس سے اتنا ہی پایا جاتا ہے کہ انکی بجائے خود کوئی غرض و واسطہ نہیں وہ بھی باہمی امور متنازعہ کو پسند نہیں کرتے اس اعلان جنگ سے اتنا اور بھی پایا جاتا ہے کہ مولوی احمد اللہ صاحب اور میاں ثناء اللہ صاحب ہمارے مکفرین کی زمرہ میں نہیں کیونکہ سلام مسنون سے ابتدا کی ہے بہر حال وہ چٹھی چھاپ کر پھر ہم انجمن فرقانیہ کی چٹھی شائع کرتے ہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجی مولوی نورالدین صاحب - بعد سلام مسنون آنکہ جناب کو بھی اس سے انکار نہ ہوگا کہ دنقل مطابق اصل، آپ کے خیالات جدیدہ اس پر پھر کبھی ریمارک کرینگے (اڈیٹر) جمہور اہل اسلام کے خلاف ہیں دمخالف جمہور بھی

ہمارے ریمارکس کے وہیر نہ بچے گا - اڈیٹر، اور یہی تخالف عموماً باعث تفرقہ ہوا کرتا ہے۔ اگر آپ مسلمانوں کی بہی خواہ ہیں تو آپ قبل از وعظ علماء شہر سے امور متنازعہ میں تصفیہ کرلیں ورنہ یہ وعظ بجائے وعظ مفید کے مضر اور موجب تفرقہ اہل اسلام ہوگا اور یہ ہماری طرف سے ایک بلاغ ہے - ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۵ ہجری

احمد اللہ عفی عنہ   خادم ثناء اللہ کفا اللہ

تصفیہ ہو جاوے تو بہتر ہے عاجز عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی رح

ہم چاہتے تھے کہ اس چٹھی پر تفصیلی ریمارکس کریں اور ہر ایک لفظ پر جو مناسب رائے کا محتاج ہے رائے زنی کرکے صاف کریں مگر نہیں ہم فی الحال زیادہ لکھنے کی گنجائش نہیں پاتے کاش یہ اتحاد ثلاثہ دمر سہ تصفیہ خواہندگان پہلے اپنے خانگی جھگڑوں کو نپٹا لیتے۔ کیونکہ بقول انکے ہمارے خیالات تو خیالات جدیدہ ہیں۔ پہلے شیعہ سنّی اور مقلد غیر مقلد کا اختلاف مٹا کر جو انکے اپنے ہی خیال کے موافق باعث تفرقہ دموہومہ الشان ہے۔ ہماری طرف رجوع کرتے۔

کیا ہم کو یہ اتحاد ثلاثہ بتلا سکیگا کہ یہ بلاغ کس قسم کا ہے کیونکہ بلاغ شان رسل ہے بلغ وارد ہے اگر یہ بھی اسی کے ضمن میں داخل ہیں تو بھی اطلاع دے کر پبلک کو منتظر نہ رکھیں گے۔ عام طور پر بھی بر رسولاں بلاغ باشد و بس مشہور ہے اور اگر یہ بلاغ کسی اور نوعیت اور حیثیت کا ہے تو اس سے بھی اطلاع دینا اور رفع شک کرنا ان کا فرض ہے۔ اب ہم ذیل میں وہ چٹھی چھاپتے ہیں جو انجمن فرقانیہ امرتسر نے بذریعہ الحکم انکے پاس بغرض جواب بھیجی ہے۔ (اڈیٹر)

امرتسر کی مخالف الرائے علماء پر اتمام حجت

اور

ان کے نام ایک کھلی چٹھی

اے ہمارے مخالف الرائے مولوی صاحبان!

والسلام علیٰ من اتبع ما سنذکرہ فما بعد

آپ لوگوں کی آئے دن کی مخالفانہ کوششوں اور خانہ جنگیوں نے انجمن فرقانیہ امرتسر کے عاجز ممبروں کو اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ آپ پھر ایک بار زبینی مباحثہ اتمام حجت کریں اسلئے انجمن کی طرف سے مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں بحیثیت سکرٹری انجمن فرقانیہ اس چٹھی کو بذریعہ الحکم آپ لوگوں کے پاس بھیجدوں اور جواب کا انتظار کروں

(۲) جو شخص آپ کی طرف سے مباحثہ کیلئے منتخب ہو اس کے پاس آپ کی مصدقہ سند اس مضمون کی ہو کہ اس کا ساختہ پرداختہ ہم سب کو منظور ہے +

(۳) یہ یاد رہے کہ مخالف الرائے مولوی صاحبان سے مراد مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی معہ گروہ مولوی احمد اللہ صاحب مولوی رسل بابا صاحب اور دیگر اشخاص جو اپنے تئیں عالم سمجھتے ہیں اور ہم کو ان کا علم نہیں اور وہ بھی مخالف ہیں

(۴) کسی فرد واحد کا جواب نہ لیا جائیگا بلکہ جواب سب کی طرف سے یکجائی طور پر ہو ہاں اس ایک شخص کی طرف سے بیشک ہو جو مناظر مقرر کیا جائے مگر ضروری ہوگا کہ اس پر تمام مذکرہ بالا اصحاب نے دستخط بغرض تصدیق ثبت ہو +

(۵) جواب مطبوعہ ہونا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ تک میرے پاس آجاوے +

(۶) بعد وصول ہونے جواب شرائط ضروریہ بذریعہ الحکم شائع کر دی جائیں گی اور انجمن فرقانیہ امرتسر رجماعت متبعین حضرت اقدس مسیح الزمان سلمہ الرحمان) اپنے وکیل کا نام بھی پیش کریگی +

(۷) ہمارے مخالف الرائے علماء امور متنازعہ فیہا و شرائط ضروریہ کو بھی اسی چٹھی میں مفصل درج کریں +

(۸) بالآخر اس عریضہ کا مطبوعہ جواب تاریخ وصول چٹھی سے ایک ہفتہ کے اندر دفتر الحکم میں آنا چاہیئے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

میں ہوں آپ کا اور بنی نوع انسان کا سچا خیر خواہ خاکسار
شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم و سکرٹری انجمن فرقانیہ امرتسر

۳۰ نومبر سنہ ۱۸۹۷ء

پادری عماد الدین امرتسری کے ترجمہ قرآن مجید پر ایک نظر

(نمبر ۵)

اعتراض کا محل نمبر ۹

آپ کے شائع کئے ہوئے ترجمہ قرآن عربی کے صفحہ ١٢٧ کی سطر ١٢ میں جو آیت نمبر ۵۴ پر درج ہے وہ آیت رکوع ہفتم نمبری شانزدہم داخلی سیپارہ ربما نمبری چہاردہم میں حسب ذیل ہے +

۵۴ - لہ ما فی السماوات والارض ولہ الدین واصبا افغیر اللہ تتقون +

اور ترجمہ آیت مندرجہ صدر کا آپ کے شائع کئے ترجمہ میں حسب ذیل ہے +

۵۴ - جو آسمان اور زمین میں ہے اُسکا ہے اور انصاف اُس کو ہمیشہ لازم ہے کیا تم غیر خدا سے ڈرتے ہو +

اعتراض مع دلیل

آپ نے کلمہ (دین) مندرجہ آیت مذکرہ صدر کے معنی (انصاف) لکھے ہیں +

یہہ معنی تو ان کتابوں میں سے کسی ایک بھی کتاب میں درج نہیں ہیں کہ جس کی مدد سے اس ترجمہ کا لکھنا آپ بیان کر چکے ہوئے ہیں +

اور ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب میں جو آپ کے ممدوح ہیں اس موقع پر (دین) کے معنی (عبادت) درج ہیں اور دوسری تراجم میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور ہر پانچ تفاسیر جلالین اور بیضاوی اور مدارک التنزیل اور حسینی اور فوز الکبیر میں تو اس موقع پر کلمہ (دین) کے معنی اطاعت لکھے ہیں۔ آپ کو اس محل پر کلمہ (دین) کے معنی (اطاعت لکھنے میں کیا نقص معلوم ہوا جو مانع لکھنے (اطاعت) کا ہوا جس عربیت دانی اور لغات وہمی سے آپ نے اس کلمہ (دین) کے معنی اس آیت میں (انصاف) لکھے ہیں اس عربی لیاقت کی مدد سے اپنے معنی مختار کے وجوہات قلمبند کریں +

اعتراض کا محل نمبر ١٠

آپ کے شائع کئے ہوئے ترجمہ قرآن عربی کے صفحہ ٢٨٠ سطر ٢ تا ۵ میں جو آیت نمبر ۴٨ پر لکھی ہے وہ آیت رکوع پنجم سورۃ القصص نمبری بست و ششم داخلی سیپارہ امن خلق السماوات نمبری بستم میں حسب ذیل ہے +

۴٨ - فلما جاءہم الحق من عندنا قالوا لولا اوتی مثل ما اوتی موسی اولم یکفروا بما اوتی موسی من قبل قالوا انا بکل کافرون +

اور ترجمہ آیت مندرجہ صدر کا آپ کے شائع کئے ہوئے ترجمہ میں حسب ذیل ہے +

۴٨ - پھر جب ہماری طرف سے اُنکے پاس حق آیا تو آپ بول کہنے لگے کہ محمدؐ کو وہ چیز کیوں نہ ملی جو موسیٰ کو ملی تھی یعنی (معجزات) آیا کیا وہ لوگ اس چیز کے جو پہلے موسیٰ کو ملی تھی منکر نہ ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ یہہ موسیٰ ہارون باہم مددگار جادوگر ہیں اور کہا کہ ہم دونوں کو نہیں مانتے

اعتراضات مع دلیل

١ - کلمہ (حق) مندرجہ قولہ تعالیٰ (فلما جاءہم الحق من عندنا) کا ترجمہ آپ نے کچھہ بھی نہیں کیا ہے بلکہ جیسا متن قرآن عربی میں موجود تھا ویسا ہی بعینہ ترجمہ میں بھی آپ نے لکھہ دیا ہے۔ حالانکہ آپ کے ممدوح شاہ ولی اللہ صاحب عربی لغات کی جڑوں تک پہنچنے والوں نے تو اس کلمہ (حق) کا ترجمہ (وحی راست) لکھا ہے اور تفسیر مدارک التنزیل میں اور تفسیر حسینی پسندیدہ آپ کی میں تو ترجمہ اس کلمہ (حق) مندرجہ اس آیت کا (قرآن) لکھا ہے +

آپ نے جو ان دونوں معنی یعنی (وحی راست) یا (قرآن) میں سے کسی کو بھی اختیار نہیں کیا ہے اس عدم اختیار کی وجہ سے کس عربیت دانی کی بنا پر مبنی ہے +

٢ - قولہ تعالیٰ (قالوا لولا اوتی مثل ما اوتی موسیٰ) کے تحت میں آپ نے (ما اوتی) کو معجزات لکھا ہے حالانکہ تفاسیر جلالین اور بیضاوی میں (ما اوتی) کو (کتاب) قرار دیا ہوا ہے آپ نے کلمہ (معجزات) کا قرار دیکر اختیار کرنے میں اور کلمہ (کتاب) کی کتابت کو ترک کرنے میں کون کون سی وجوہات آپ نے عربیت دانی کی مدنظر رکھی ہیں مفصل وجوہات قلمبند کریں +

٣ - جس قدر قرآن لوگوں میں مروج ہیں ان سب میں جو ان (کی قرأت درج ہے (ساحران) کی قرأت تو کسی بھی ایسے قرآن میں موجود نہیں ہے جو لوگوں کے پاس ہیں +

آپ نے کلمہ (سحران) کے تحت میں (دو جادوگر) ترجمہ کر دیا ہے حالانکہ یہہ ترجمہ تو کلمہ (ساحران) کا ہے پس آپ نے کس قسم کی عربیت دانی کی استعداد سے (دو جادو ہیں) لکھنے کے بجائے (دو جادوگر) لکھنے کو اختیار کیا ہے مفصل وجوہات درج کریں +

۴ - کلمہ (تظاہرا) کے تحت میں (موسیٰ اور ہارون) آپ نے ترجمہ کیا ہے +

حالانکہ تفسیر جلالین میں (قرآن اور توریت) تفسیر کیا گیا ہے +

آپ نے کس عربیت دانی کی لیاقت سے (قرآن اور توریت) کے لکھنے کی بہ نسبت (موسیٰ اور ہارون) کے لکھنے کو ترجیح دیکر لکھا ہے ذرا مفصل وجوہات تحریر کریں

لیکھرام کا قاتل

جو شخص لیکھرام کا قاتل سمجھکر پکڑا گیا ہے اُسکی نسبت جتنے منہہ اتنی ہی باتیں ہیں بقول آریہ اخبارات مثل ست دھرم پرچارک بھارت سیوک ریویو وغیرہ کشمیر میں سیکھم ریذیڈنٹ پکڑا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک مسلمان ڈپٹی انسپکٹر نے اسے گرفتار کیا۔ راولپنڈی لایا گیا جہاں مقتول کی بیوہ اور ماں نے اسکو شناخت کیا پھر چند روز تک خبر نداردوالا معاملہ ہوا پھر ٹریبیون سے معلوم ہوا کہ گذشتہ ہفتہ کو گرفتار شدہ شخص بحراست لاہور لایا گیا وہ لوگ جنہوں نے شندہ ہونے والے مشتبہ قاتل کو دیکھا ہے عموماً اسے پہچان نہ سکے۔ پنجاب ابزرور کہتا ہے کہ ابھی تک قاتل مذکور لاہور میں بحراست پولیس ہے اور خفیہ طور پر اسکی شناخت کا سلسلہ جاری ہے بعض دیگر اخبارات کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ دراصل گرفتار شدہ شخص بحالت آوارہ گردی پکڑا گیا ہے صورت شکل بگڑی ہوئی ہے کبھی وہ اپنے تئیں مجنوں بنانے کی کوشش کرتا ہے کبھی کچھہ بہرحال ابھی تک کوئی قابل اطمینان خبر نہیں نکلی جس سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ شخص مذکور کا اب تک پولیس کی حراست میں رہنا اور شناخت کے سلسلہ کا طول کھینچنا کچھہ نہ کچھہ نتیجہ ضرور پیدا کریگا۔ گو ہم نہیں لکھہ سکتے کہ وہ نتیجہ کیسا ہوگا۔ صحیح اور واقعی یا پولیس کے ہتھکنڈوں کا معمولی کرشمہ۔ آخری خبر قاتل مذکور کے متعلق یہہ ہے کہ وہ لاہور کے سنٹرل جیل میں کہا گیا اور عنقریب ایک معرکہ کا مقدمہ باقاعدہ شروع ہونے والا ہے +

حسب الارشاد شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر و پراپرائیٹر کیلئے ریاض ہند پریس میں شائع ہوا